ہو سکتا ہے۔ پہر اس شرط کو پختہ کیا اور صاف کہدیا ہے۔ کہ وہ مجدد بھی اس شرط سے ہو سکتا ہے کہ اسمین اوصاف تجدید موجود ہون۔ پہر اس شرط کے پائے جانے۔ اور سوڈانی مین ان اوصاف کے موجود ہونے کی نسبت اپنے شک کو پختہ کیا۔ اور صاف کہا ہے کہ دیوار کے پیچھے کی بات معلوم نہین ہو سکتی تو اتنی دور کا حال کسطرح صحیح طور پر معلوم ہو سکتا ہے۔ اور اس حال کے راویون (اخبار نویسون) کو سچ بولنے عادت نہین جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انکا مجدد ہونا بھی مشکوک ہے اور الیقین نہین ہے۔ پہر ہمارے بہائیون کا ان عبارات سے برعکس نتیجہ نکالنا کہ نواب صاحب نے مہدی سودان کا مجدد ہونا تسلیم کر لیا ہے۔ اور جو بہائیون مین اسکی شکستون کا حال بیان ہوا اسکو دروغ کہا ہے دہوکہ مغالطہ نہین تو کیا ہے۔

اس بیان سے مضمون نمبر ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ کا مغالطہ ہونا ثابت ہوا۔ اور مضمون نمبر ۱۲ سوڈانی کی نسبت ہرگز نہین کہا گیا۔ یہ تو مہدی موعود کی نسبت کہا گیا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کے شروع مین بصفحہ (۱۱) اقتراب صاف تصریح ہے۔ (جو ہمارے رسالہ کے صفحہ (۵) مین منقول ہو چکی ہے) کہ "مہدی موعود یہ کام کرینگے" اور مہدی موعود کی نسبت یہ کہنا یا ایسا اعتقاد رکھنا تو عین بہائیت ہے چنانچہ پہلے بھی ہم بہ صفحہ (۴۹، ۵۰) رسالہ یہ بات کہہ چکے اور بیان کر چکے ہین کہ تمام اہل اسلام رؤسا و علما برٹش گورنمنٹ کا (بجز چند مستثنے اشخاص کے) بھی اعتقاد ہے۔ اور اسمین کسی عملی مخالفت کی تحریک نہین۔ اور اسکو زمانہ سلطنت برٹش گورنمنٹ سے کوئی خاص تعلق نہین ہے۔ لہذا اس سے بغاوت کا نتیجہ نکالنا تمام مسلمان رعایا برٹش گورنمنٹ کو باغی کہنا ہے اور گورنمنٹ کو

اور مضمون نمبر ۱۴ کی نسبت بصفحہ (۳۱ تا ۳۳) ہم کہہ چکے ہین کہ سوڈانی کو عبدالوہاب نجدی سے تشبیہ دینا اس غرض سے نہین ہے کہ ہندوستان کے لوگ سوڈانی کو مدبر

نوٹ اس کتاب مین سوڈانی کی شکستون کے حالات کو دروغ نہین کہا۔ بلکہ ان حالات کا دروغ ہونا تجویز کیا ہے۔
جسسے سوڈانی کا مجدد ہونا مفہوم ہوتا ہے جس سے یارون نے برعکس نتیجہ نکال لیا۔ المؤلف۔ عفا اللہ عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور گورنمنٹ سے باغی ہو جائین۔ بلکہ اس غرض سے ہے کہ اسکو عبدالوہاب نجدی کی طرح ظالم اور مبتدع مکفر اور خونخوار مخالف سمجھکر اسکی اعانت و موافقت سے بچین۔ اسکے سوا جو کچھ اس سے نتیجہ نکالا ہے وہ محض مغالطہ ہے۔

اور مضمون نمبر ۵ محض دروغ ہے اس کتاب مین یہ مضمون کہین نہین ہے بلکہ اسکے صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ مین اسکے برخلاف یہ لکھا ہے۔ "تجدید کبھی بواسطہ سیف و سنان بھی ہوتی ہے۔ جسطرح بذریعہ ارشاد زبان و تالیف و بیان ہوا کرتی ہے۔ اس تجدید کے لئے بھی شرط ہے کہ مجدد سنت کو زندہ کرے بدعت زندہ کو مارے طمع مال و ملک حرص جاہ و دولت سے علیحدہ ہو کوئی کام دین کا دنیا کے لئے نکرے۔ خدا کے لئے کرے پھر خواہ کوئی بادشاہ ہو جیسے عمر بن عبدالعزیز تھے یا عالم ہو جیسے امام احمد بن حنبل تھے خواہ کوئی درویش ہو۔ جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ تھے یا قاضی ہو جیسے امام محمد شوکانی تھے یا مجتہد ہو جیسے سید محمد بن اسمعیل امیر یمانی تھے یا صوفی ہو جیسے ابن عربی تھے۔ غرضکہ مجدد ہر قوم قبیلے مین ہو سکتا ہے۔ ایک وقت مین کئی مجدد بھی بلاد مختلفہ یا متقاربہ مین ہوئے ہین تجدید کے طرق بھی علیحدہ علیحدہ ہین کوئی خاص صورت اس کام کے لئے مقرر نہین ہے۔"

ہمارے بھائیون نے رسی کا سانپ بنا کر گورنمنٹ کو ڈرایا ہے۔ اور اسکو اچھی طرح سردار کرم سنگھ بنایا۔

مضمون نمبر ۶ مین بھی اسی قسم کا دھوکہ دیا گیا ہے۔ بے شک اس کتاب کے صفحہ ۱۳۰ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۲۲۰ و ۲۲۱ مین یہ مضمون درج ہے مگر اس سے موجودہ گورنمنٹ سے بغاوت کی ترغیب کا نتیجہ نکالنا مغالطہ ہے۔

اس مضمون مین تین امر بیان ہوئے ہین امر اول مہدی و عیسے علیہما السلام کے آنیکا اعتقاد۔ دوسرا انکے جلد ظاہر ہونیکی تمنا۔ اور اسکے لئے دعا۔ تیسرا چودہوین صدی

مین انکے ظاہر ہونیکی امید۔ امر اوّل کی نسبت تو ہم بصفحہ (۶۰) وغیرہ کہچکے ہین کہ تمام مسلمانان ہند (جسمین برٹش گورنمنٹ کی رعایا اور رئیس سب داخل ہین) اور عرب وغیرہ بلاد اسلام کا اعتقاد ہے اس اعتقاد سے بغاوت ثابت نہین ہوتی۔ یہی امر دوم وسوم کی نسبت کہا جاسکتا ہے جو لوگ مہدی وعیسے علیہ السلام کی آمد کے معتقد ومنتظر ہین وہ انکے ظہور کی تمنا بھی رکھتے اور اسکی دعا بھی کرتے ہین۔ پہلے علماء سے مولف کتاب اشاعہ لاشراط الساعۃ نے یہ تمنا ودعا کی تھی۔ اسکی تقلید سے اقراب ہین (جو اشاعہ کا ترجمہ ہے) یہ دعا وتمنا درج کی گئی ہے اصل کتاب اشاعہ لاشراط الساعہ دیکھے جو ہماری بات پر یقین نرکھے۔

چودھوین صدی مین ظہور مہدی کی امید مین بھی مولف اقراب نے پہلے علماء کی نقل وتقلید کی ہے۔ اپنے یقین سے یہ بات نہین کہی۔ یہ انکل کے تیر پہلے علماء چلا گئے ہین مولف اقراب بھی اُن ہی کی تقلید مین پھنس گئے۔ اسباب مین خود یقین نہین رکھتے۔ بلکہ جا بجا بلفظ شاید ومحتمل اپنا شک وتردد ظاہر کرتے ہین۔

ہمارے اس بیان کی تصدیق اقراب کی پوری عبارت صفحہ ۲۱۹ لغایت ۲۲۱ دیکھنے سے بخوبی ہوسکتی ہے۔ اسکے صفحہ ۲۱۹ مین ام سیوطی کے رسالہ سے نقل کیا ہے کہ سنہ ۱۰۰۰ھ مین قیامت برپا ہوگی۔ اور بصفحہ ۲۲۰ بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اُسی آیۃ قرآنیہ کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ سے یہ بات نکالی ہے کہ قیامت سنہ ۱۴۰۰ھ مین ہوگی۔ کیونکہ حروف لفظ بلفتہ کے عدد ۱۴۰۰ ہین اسی واہی قول کے بعد یہ بات بھی ہے جسکا صفحہ (۲۲۰) پر حوالہ دیا گیا ہے۔ آپ اس قول کو نقل کرکے لکھتے ہین۔ اُس بنا پر محتمل ہے کہ مہدی علیہ السلام سر صدی پر آمدہون یہ احتمال قوی ہے۔ بلکہ صدی سے پہلے ہی اگر آجاوین تو کچھ دور نہین ہے۔ اسلئے کہ دجال انہین کے زمانہ خلافت مین نکلیگا اسکا نکلنا سر صدی پر ہوگا۔ یہ بھی محتمل ہے کہ ظہور صدی کا دوسرے سال تک متاخر ہو یہ دوسری صدی قطعاً دن سے فوت نہو۔

* اس فقرہ کے اخیر مین قطعاً کا لفظ آپنے بے سوچے لکھدیا ہے۔ سوچ سمجھکر آپ یہ لفظ لکھتے تو اس فقرہ کے شروع مین بلفظ محتمل قلم مین نہ لاتے۔ کیونکہ احتمالی وقطعی مین جو فرق ہے وہ آپ پر مخفی نہین ہے۔

پہر بصفحہ ۲۲۱ - آپنے ابو قبیل سے نقل کیا ہے کہ مہدی پر لوگون کا اتفاق ۱۲۰۴ھ مین ہوگا - پہر اس واہی روایت کی تقلید سے وہ بات کہی ہے - جسکا صفحہ ۲۲۱ پر حوالہ دیا گیا ہے - آپ لکہتے ہین اُس حساب سے ظہور مہدی کا شروع تیرہوین صدی پر ہونا چاہیے تھا - مگر یہ صدی پوری گذر گئی مہدی نہ آئے - اب چودہوین صدی ہمارے سر پر آئی ہے اس صدی سے اس کتاب کے لکہنے تک چھ مہینے گذر چکے ہین شاید اللہ تعالے - اپنا فضل و عدل و رحم و کرم فرمائے چار چھ برس کے اندر مہدی ظاہر ہو جاوین "

پہر اسی صفحہ مین مولف اشاعۃ لاشراط الساعۃ سے ۱۰۷۶ھ مین قیامت برپا ہونا نقل کر کے کہا ہے - مگر وہ حساب ٹھیک نہ اُترا اب یہ صدی چودہوین شروع ہے - ہر طرف سے آواز فتنے و فساد نے کانون کو بہر دیا ہے - دیکھئے اونٹ کس کل بیٹھے ہماری فاقہ مستی کو نسا رنگ لائے " - جس سے بجز شک و تردد کوئی نتیجہ نہین نکل سکتا -

اور طرفہ یہ کہ آپنے اپنی کتاب حج الکرامہ فی آثار القیامہ کے صفحہ (۳۵۹) مین صاحب فتوحات مکی کے رسالہ عنقاء مغرب سے ۶۸۳ھ مین اور اُنکے بعض مقلدین سے ۷۱۰ھ مین اور یعقوب بن اسحاق کندی سے ۷۴۳ھ مین مہدی موعود کا نکلنا نقل کر کے اوسکے رد مین یہ قول قاضی ابن خلدون کا نقل کیا ہے - کہ وہ لوگ اس قسم کے اقوال کیطرف متوجہ ہوتے ہین - اور واہی دلیلون اور مختلف دہنگا دہنگیون سے اسباب مین

الی کلام من امثال ھذا یعتنیون فیہ الوقت والرجل والمکان بادلۃ واھیۃ و تحکمات مختلفۃ فینقضی الزمان ولا اثر لشی من ذلک فیرجعون الی تحدید رای اخر منتحل کما تراہ من مفہومات لغویۃ و اشیاء تخییلیۃ واحکام نجومیہ فی ھذا انقضت اعمار الاول منھم والاخر (عبر ابن خلدون حضرمی)

اس آدمی (مہدی موعود) اور اوسکی جگہہ اور اوسکے وقت کو مقرر کرتے چلے آئے ہین - پہر وہ وقت گذر جاتا ہے - اور مہدی اور اوسکے آثار کا کہین پتہ نہین لگتا تو پہر وہ لوگ اور بناوٹی یا خیالی حدین لغوی مفہومات اور خیالی تجویزات اور نجومی احکامات سے

نکالتے ہین - اسی خیال بندی مین پہلون اور پچھلون کی عمرین گذر گئی ہین" - (اور مہدی نہ آئے)

اس کلام ابن خلدون کو بلا رد و مخالفت نقل کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مہدی موعود کے آنے کے لئے جو تحدیدین آپنے نقل کی اور امیدین ظاہر کی ہین وہ دل سے نہین کین صرف سیوطی - ابن العربی و ابی قبیل و مولف اشاعۃ لاشراط الساعۃ وغیرہ علماء صوفیہ و نجومیونکی بولی بول دی ہے -

اسکی اعجوبہ نظیر ہم ایک اور سناتے ہین - جسکو ہمارے نکتہ چینی بہائیون نے گورنمنٹ کو نہین سنایا - آپنے بصفحہ ۱۵۴ - اقتراب کتاب ابو عبد اللہ حاکم سے (جسکا نقل و تصحیح روایت مین متساہل ہونا - آپ خود بھی جانتے ہین) حضرت ابو ہریرہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "میرے بہتیجو اگر تم عیسے علیہ السلام کو دیکہو تو ان سے کہو کہ ابو ہریرہ نے آپ کو سلام کہا ہے"

ای بنی اخی ان رایتموہ فقولوا ابو ہریرۃ یقرئک السلام اخرجہ الحاکم وصححہ و ابن عساکر (اقتراب)

اسکے بعد آپنے کہا ہے "مین اپنی اولاد سے کہتا ہون تم مین سے اگر کوئی عیسے علیہ السلام کو پاوے - تو میرا سلام پہونچا دے - اور جو وہ کہین اسی صدی مین آگئے اور مین بھی اسوقت تک زندہ رہا - تو پہر کچھ حاجت اس وکالت کی نہین ہے - مصرع چلون مین آپ ہی قاصد جواب کے بدلے"

اسمین آپ نے ابو عبد اللہ حاکم کی تقلید کی ہے - اور باوجود یقین اس امر کے کہ مسیح مین اور اُنمین اور انکی اولاد مین ہنوز بہت جنگلون کی حیلولت ہے - اور بہت سی علامات کی آڑ ہے - جنکا ہنوز نام و نشان نہین - حضرت مسیح سے سلام و ملاقات کی تجویز تحریر کردی - اس قسم کے بیانات نواب صاحب صاف یقین دلاتے ہین کہ یہ باتین جو آپ نے کہی ہین - محض سادگی اور بہولاپن سے - کہی ہین - آپ کی نیت مین دلی یقین مین کچھ قصور و فتور نہین - پہر اس قسم کی باتون سے ترغیب بغاوت کا نتیجہ

نکالنا ظلم و بے رحمی اور ایک سادہ آدمی پر سراسر بدگمانی اور گورنمنٹ کو دھوکہ دہی نہین تو کیا ہے۔

اِن تینون امور سے جو مضمون نمبر ۱ مین بیان ہوئے ہین **ایک نتیجہ گورنمنٹ کے** موافق نکلتا ہے جسکی طرف نوالصاحب کے مخالفون کو تعصب کی وجہ سے ذہن نہین دلاتا۔ وہ یہ ہے کہ سودان کا فرضی مہدی موعود مہدی نہین نوالصاحب اسکو وہ مہدی موعود سمجھتے۔ تو پھر اسکے آیندہ ظاہر ہونیکا اعتقاد و امید ظاہر نہ کرتے۔ اور نہ اُسکے لیے دعا و تمنا کرتے ایک چیز دم تحریر موجود کو کوئی عاقل و بالغ نہین کہتا کہ وہ آیندہ ہوگی یا خدا کرے کہ وہ جلد ہو۔ افسوس نوالصاحب کے کلام کو اچھے اور واقعی نتایج سے آنکھ بند کر لیجاتی ہے۔ اور اُسکے بُرے نتایج کو ٹل نہین سکتے، نکالنے مین کمال کوشش عمل مین آتی ہے **یہ سکھا شاہی ظلم** دانہیر نہین تو کیا ہے۔

مضمون نمبر ۱۸ مین ہمارے بھائیون نے **گورنمنٹ کو بہت ہی دھوکہ** دیا اور محض دروغ و صریح ظلم و افترا سے کام لیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس مضمون کا اس کتاب مین بحوالہ صفحہ و سطر پتہ نہین بتایا اور نہ ان مواضع کتاب مین جنکی اُنہون نے نشان دہی کی ہے اس مضمون کا کہین اثر ہے۔ بلکہ اس کتاب کے صفحہ ۶۰ مین لغایت صفحہ ۶۶ اس مضمون کا صریح خلاف موجود ہے۔

صفحہ ۶۰ مین ان احادیث کو صحیح و معتبر بتایا گیا ہے جو مہدی کے حالات و علامات مین وارد ہین۔ چنانچہ لکھا ہے **فصل** بیان مین اُن شرط عظام و امارات قریبہ کے جنکے پیچھے ہی قیامت قایم ہوگی۔ یہ نشانیان بھی بہت ہین۔ ایک انہین سے ظاہر ہونا مہدی علیہ السلام کا ہے۔ یہ پہلی نشانی ہے بڑی نشانیون قیامت مین اُنکے حق مین جو حدیثین آئی ہین باوجود اختلاف روایات بہت ہین۔ محمد بن حسن السنوی نے کتاب مناقب شافعی مین لکھا ہے۔ قد تواترت الاخبار عن رسول اللہ صلعم بذکر المھدی وانہ من اھل بیتہ انتھی۔ اسیطرح قاضی **محمد بن علی** شوکانی نے احادیث ظہور مہدی نزول عیسے علیہما السلام خروج دجال کو کتاب التوضیح مین متواتر لکھا ہے۔ جمہور بھی اسطرف گئے ہین **فقط ایک ابن**

خلدون نے احادیث مذکورہ مین کلام کیا ہے اُنکے ظہور کا ضعف ثابت کیا ہے اویسا کے مکشوفات پر بھی اُنکے حق مین جرح کی ہے۔ سو جواب کلام و تصنیف ٹریکٹ رسالہ اذاعہ مین مفصل قلمبند ہو چکا ہے × × × × × × احادیث مہدی اگر صحیحین مین نہین۔ مگر ترمذی ابو داؤد و ابن ماجہ حاکم طبرانی ابو یعلی موصلی وغیرہ کے نزدیک ہین۔ بعد بخاری و مسلم کے یہی کتابین اسلام مین معتبر ہین خصوصاً جبکہ کوئی حدیث کسی باب مین نزدیک شیخین کے نہو تو پھر یہی احادیث کتب سنن وغیرہ حجت مستقل ہین۔ سو یہ احادیث مہدی کی ایسی ہین کہ بعض لقویت بعض کی کرتے ہین اُنکے لئے شواہد و متابعات بھی علیحدہ ہین۔ ان حدیثون مین بعض حدیثین صحیح بعض حسن بعض ضعیف۔ کافۂ اہل اسلام کا اسبات پر اتفاق ہے۔ کہ آخر زمانہ مین ضرور ایک شخص اہلبیت نبوت سے ظاہر ہوگا۔ جو دین کی تائید کرے گا۔ عدل ظاہر فرماویگا مسلمان اوسکے تابع ہو جاوینگے۔ اسکو ممالک اسلامیہ پر غلبہ حاصل ہوگا اوسکو مہدی کہینگے جیسے اوسکے سامنے اوترینگے۔ دجال وغیرہ آیات کا ظہور اوسکے زمانہ مین ہوگا۔"

پھر صفحہ ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ مین مہدی موعود کے حالات کو حسب تفصیل ذیل چند مقامات مین بیان کیا ہے۔

پہلے مقام مین اسکا نام محمد یا احمد اور اُسکے باپ کا نام عبد اللہ بیان کیا ہے۔ اور اُسکے خلاف مین کچھ نہین لکھا۔ دوسرے مقام مین اسکی کنیت ابو عبد اللہ اور لقب جابر بیان کیا ہے۔ اوسکے خلاف مین کچھ نہین لکھا۔ تیسرے مقام مین اسکی نسب زوات بیان کی ہے۔ اور کہا ہے نسب اُنکا یہ ہے کہ اہلبیت نبوت سے ہونگے روایات صحیحہ کثیرہ مشہورہ مین یہ ہے کہ اولاد فاطمہ علیہا السلام سے ہین۔"

اسمین صاف تصریح ہے کہ نواب صاحب کثرت روایات کو جسمین مہدی کا سید اور فاطمی ہونا پایا جاتا ہے۔ صحیح تسلیم کرتے ہین۔ اس مقام کے اخیر مین جو اس مضمون کی ایک حدیث

ابوداؤد وغیرہ کی نسبت اُنہون نے کہا ہے کہ اسکی سند مین ذرا سا ضعف ہے۔ اسمین اُنہون نے اصل حدیث کو ضعف نہین کہا۔ بلکہ اسکی ایک خاص سند کو ضعیف کہا ہے۔ اصل حدیث کو وہ ضعیف جانتے۔ تو اکثر روایات کو جنمین مہدی کا سید ہونا بیان ہوا ہے صحیح نہ کہتے۔ **چوتھے** مقام مین اُنکے پیدا ہونیکی جگہہ بیان کی ہے۔ کہ وہ مدینہ ہوگا۔ اور قرطبی سے نقل کیا ہے۔ کہ ملک مغرب ہوگا۔ وہان سے مدینہ آوینگے۔ **پانچوین** مقام مین انکے بیعت کی جگہہ بتائی ہے۔ کہ وہ مکہ مین مقام ابراہیم اور حجر اسود کے مابین ہوگی۔ **چھٹے** مقام مین اُنکے ہجرت کی جگہہ بتائی ہے کہ وہ بیت المقدس ہوگی۔ **ساتوین** مقام مین اُنکا حلیہ بیان کیا ہے۔ **آٹھوین** مقام مین عمر۔ **نوین** مقام مین اُنکا عمل۔ اور ان مقامات مین اُنکے کسی نشان سے انکار نہین کیا اور نہ کسی حدیث کی (بجز خاص حدیث مذکور ابوداؤد) تصنیف کی ہے۔ اور اپنی دوسری کتابون (اذاعہ اور حج الکرامہ) مین ان احادیث کو صحیح کرنے مین۔ بڑی کوشش کی ہے۔ اور ابن خلدون وغیرہ محدثین کا جو ان احادیث کو صحیح نہین مانتے شد و مد سے جواب دیا ہے گو ان احادیث کے منکرون کے نزدیک وہ جواب لایق تسلیم نہین ہے۔

پہر صفحہ ۶۵ مین ان تیرہ نشانیون کو بیان کیا ہے۔ جنسے اُنکے اعتقاد مین مہدی پہنچانے جاینگے (۱) انکے ساتھ آنحضرت صلعم کا کورتہ تلوار اور نشان ہوگا (۲) اُنکے سر پر بدلی کا سایہ ہوگا۔ جسمین سے یہ آواز آویگی۔ کہ یہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے اسکی بیعت کرو (۳) وہ ایک سوکہی شاخ کو زمین مین گاڑ دینگے وہ سبز ہو جائے گی (۴) لوگ اُنسے نشانی مانگینگے وہ ہاتہہ سے اشارہ کرینگے۔ تو چڑیا ہوا سے اُتر کر اُنکے ہاتہہ پر آپڑیگی (۵) ایک لشکر اُنکے مقابلہ مین نکلے گا تو وہ زمین مین دہس جائیگا۔ (۶) آسمان سے آواز آئے گی۔ کہ لوگو خدا نے تم سے جبارون اور منافقون کو ہٹا دیا ہے۔ اور امۃ محمدیہ کے بہتر شخص کو تمہارا حاکم بنایا ہے۔ تم اُسکے ساتھ ہو جاؤ وہ مہدی ہے (۷)

زمین اپنے کلیجے سے سونے کے ٹکڑے باہر نکال دیگی۔ (۸) لوگ دلونکے تونگر ہو جائینگے اپنے کوئی طالب نہ رہے گا (۹) کعبہ کے نیچے سے مدفون خزانے نکالکر لوگون کو بانٹ دینگے۔ (۱۰) طالبوت سکینہ خارالطاکیہ یا بحیرہ طبریہ سے باہر نکالینگے۔ (۱۱) انکے لئے دریا پھٹ جائیگا۔ جیسے بنی اسرائیل کے لئے پھٹ گیا تھا (۱۲) انکے لئے خراسان کی طرف سے کالے نشان والے لوگ آوینگے۔ (۱۳) وہ اور حضرت عیسےٰ ایک جگہ حج ہونگے اور حضرت عیسےٰ انکے پیچھے نماز پڑھینگے"۔ ان نشانیون مین سے بھی مولف اقرب نے ایک نشانی کا انکار نہین کیا۔ اور نہ ان احادیث کو جنمین یہ نشان وارد ہین ضعیف و بے اعتبار کہا ہے۔ گو نفس الامر مین اور منکرین مہدی کے نزدیک یہ سبھی احادیث محل کلام و بے اعتبار ہین۔

نوابصاحب کے ان بیانات و تصریحات کے ساتھ ہمارے بہائیون کا یہ کہنا کہ نواب صاحب نے احادیث مہدی آثار و نشانات ممیزہ مہدی خصوصاً حدیث سید ہونے مہدی کو ضعیف و بے اعتبار ٹھہرانے مین اسلئے کوشش کی ہے کہ مہدی سودان مہدی موعود بن سکے۔ اور اسمین کسی ممیز نشان کا پایا نہ جانا حدیث کی غلطی پر محمول ہو۔ نہ مہدی کے نقص پر۔ دروغ محض و صریح ظلم و افترا نہین تو کیا ہے۔

ان حضرات کو اس دروغ بندی کیوقت یہ شرم نہ آئی کہ ابھی مضمون نمبر ۲ مین ہم نوابصاحب کو مہدی موعود کا منتظر و متمنی ٹھہرا چکے ہین۔ پھر انکو مہدی موعود کا سودان مین موجود ماننے والا کیونکر ٹھہرا سکتے ہین۔ اور ان دونون متناقض الزامون مین سچے کیونکر بن سکتے ہین۔

الحق انہون نے برٹش گورنمنٹ کو مسلمہ شاہی و کرم سنگی سلطنت سمجھا اور یہ یقین کر لیا کہ ہم جو کچھ آسمان و زمین رات کو دن کہینگے گورنمنٹ مان لیگی اور ہماری کوئی بات رد نہ کریگی۔ مگر کوتاہ اندیشی سے یہ نہ خیال کیا کہ ہمارے الزامات و مخالطات

کوئی اور منصف وزیرک مطلع ہوگا - تو وہ اسکو کیونکر صحیح رہنے دے گا - دنیا انصاف و حق گوئی سے محض معطل نہین ہے

اِس مضمون (نمبر ۱۸) کے اخیر مین جو کہا گیا ہے کہ نوابصاحب نے بنظر چھپانے منشاء حقیقی کتاب کے کہین کہین مہدی سودانی کو پیغمبر کاذب کے نام سے یاد کیا ہے الخ -

یہ بھی محض دروغ ہے - اِس کتاب مین کسی جگہہ سوڈانی کو پیغمبر صادق یا کاذب نہین کہا - جسکو ہمارے بیان مین شک ہو وہ اصل کتاب کا ملاحظہ کرے -

ہمارے اِن جوابات و تقریرات سے کس و ناکس (بشرطیکہ اسکو نوابصاحب سے اور اونکے گروہ اہلحدیث سے عناد نہو) بخوبی ثابت ہوگا کہ جن اٹھارہ مضامین کو نواب صاحب یا کتاب اقتراب کی طرف منسوب کیا گیا ہے انمین اکثر دروغ و مغالطہ سے کام لیا گیا ہے اور جو مضامین واقعی اِس کتاب مین ہین انمین ترغیب بغاوت کا اثر و نشان نہین - اور اِس کتاب کی تالیف و تشہیر ہی اسی غرض سے ہوئی ہے - کہ فرضی مہدی سودانی واقعی مہدی نہین ہے - لوگ ناواقفی سے اسکو مہدی یا مجدد نہ سمجھہ لین اور اُسکے اتباع و تائید کا ارادہ نہ کرین اور جن لوگون نے اِس کتاب کو مہدی سوڈانی کی تائید قرار دیا ہے - اُنہون نے سخت دہوکہ کہایا یا دیدہ دانستہ گورنمنٹ کو دہوکہا دینا چاہا ہے -

اسی قسم کی باتین ہمارے بہائی نوابصاحب کی اور کتابون مین بتاتے - اور انکی شہادت سے الزام سوم کو پختہ و صحیح بنانا چاہتے ہین اِنکی تفصیل سے ہماری یہ بحث طویل جو اِن چار کتابون کے متعلق ہم نے کی ہے مغنی ہے - جو لوگ ہماری اِس بحث کو انصاف سے پڑہین یا سنینگے اُن سے اُمید ہے کہ اِن حضرات کی کسی بات سے دہوکہ کہا کر نوابصاحب کو الزام سوم (ترغیب بغاوت) کا محل نہ سمجھینگے - اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور اوسکے معزز عہدہ دارون سے (اگر اُنہون نے اِن حضرات کے مغالطات سے دہوکہ کہایا ہے) تو

ہم کو کامل امید ہے کہ وہ ہمارے بیان و دلایل کو کمال توجہ و انصاف سے ملاحظہ فرماکر ان باتون کو محض افترا خیال کرینگے۔ اور نوابصاحب کو اس تہمت بغاوت سے صاف بری سمجھینگے۔ اس مقام مین ہم گورنمنٹ کی خدمت مین باادب یہ التماس کرنا بھی نامناسب نہین سمجھتے۔ بلکہ اسکو بحکم الدین النصیحۃ یعنے بھلائی اور خیرخواہی کی بات کہنا دین کا کام ہے اپنا فرض خیال کرتے ہین۔ کہ نوابصاحب سے واپسی خطاب و سلب اعزاز کا سلوک جو گورنمنٹ کیطرف سے ہوا ہے اسکا سبب اگر یہی مضامین ہین۔ جنکا بغاوت انگیز ہونا گورنمنٹ کو بتایا گیا تھا تو درصورت درستی درہستی ہمارے ڈیفنسو (جوابی) بیان کے گورنمنٹ اس خطاب و اعزاز کو واپس عطا کرے۔ اور اپنے شاہانہ انصاف کو پیش نظر رکھکر یہ خیال کرے۔ کہ یہ اعزاز و خطاب نوابصاحب کے ذاتی استحقاق سے نہ تھا۔ بلکہ بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال کی تعلمالی اور خیرسگالی کی نظر سے (جو نازک وقتون مین ثابت ہوچکی ہے) تھا۔ لہذا درصورتیکہ قصور ہونے نوابصاحب کے جرم بغاوت سے اس اعزاز و خطاب کا واپس عطا کرنا ویسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ ابتداءً اسکا عطا کرنا ضروری سمجھا گیا تھا۔

اور اگر اس سلب اعزاز و واپسی خطاب کا سبب کوئی اور جرم ہے جسکو رعایا یا انتظام ریاست سے تعلق ہے۔ تو اس جرم کی سزا صرف سلب اختیارات اور امور ریاست مین مداخلت سے ممانعت کافی ہے۔ اسکے ساتھ اعزاز و خطاب کا (جو محض بپاس خاطر بیگم صاحبہ تھا) واپس لینا ضروری مناسب نہین ہے۔ اس صورت مین بھی گورنمنٹ اس اعزاز و خطاب کو واپس عطا کرکے بدنظمی کے سبب یا خوف سے امور ریاست مین مداخلت کی اجازت نہ دے"

بدنظمی (اگر واقعی ہوئی ہے اور اسکا کافی ڈیفنس پیش نہوا) نوابصاحب کا

ذاتی فعل ہے۔ اسکی سزا مین اس اعزاز و خطاب کا (جو بیگم صاحب کی شکمالی و خیر سگالی کی نظر سے اور انہی کے اعزاز کے خیال سے تھا۔) واپس لینا بلا ضرورت سزا مین زیادتی کرنا ہے اور غیر مجرم کو مجرم کی سزا مین شریک کرنا ہے۔ جو پبلک کی آنکھون مین وقعت کی نگاہون سے نہین دیکھا جاتا گو بعض خود غرض اخبار جنکو نوالصاحب یا ریاست سے عناد ہے اسکو عزت سے دیکھتے ہین۔ آیندہ اختیار

امور مملکت و ملک خسروان دانند ۔ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

یہ نوالصاحب کیطرف سے عذرات و وجوہات اپیل ہین۔

اب ہم اپنے بہائیو نکی ظالمانہ تجویز کے اس حصہ کا ڈیفنس یا عذرات پیش کرتے ہین جسمین انہون نے تمام گروہ اہلحدیث پر حملہ کیا اور نوالصاحب کی سزا مین انکو بھی شریک کرنا چاہا ہے۔

اس حصہ مین جو انہون نے بعض اشخاص اہلحدیث کی نیت پر حملہ کیا اور یہ کہا ہے کہ اور ہم مشربان نوالصاحب نے بھی تب ہی سے ممانعت جہاد گورنمنٹ انگلشیہ مین تحریرین شروع کی ہین جب سے نوالصاحب کا حال گورنمنٹ پر کھلا ہے اور یہ تحریرین بھی دل سے نہین صرف زبان سے ہین۔" اسکا جواب ہم رسالہ نمبر (۱) مین بصفحہ (۲۶) دی چکے ہین۔ ہم مقام مین ہم اسکے اس حصہ کا جواب دیتے ہین جس مین انہون نے نوالصاحب کا خیال مقال جسکو وہ بزعم خود نوالصاحب کا خیال و مقال سمجھتے ہین) تمام گروہ اہلحدیث کا خیال مقال قرار دیا ہے۔ و بنا علیہ انہون نے کل گروہ اہلحدیث کو ایسا ہی مستحق سزا کہا ہے۔ جیسا کہ نوالصاحب کو۔

وہ یہ ہے

نوالصاحب گو گروہ اہلحدیث مین ایک ممتاز و سربرآوردہ رکن ہین جنکو اپنی قوم مین دنیاوی سرداری کے علاوہ دینی وقعت و امتیاز بھی حاصل ہے۔ مگر وہ اس گروہ کے

اعیان اشخاص ہین اُس وقت سے نہین دیکھے جاتے جس وقت سے امت محمدیہ مین پیغمبر علیہ السلام یا جماعت مقلدین مین ائمہ کرام (ابو حنیفہ و شافعی وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) دیکھے جاتے ہین۔ بلکہ اس گروہ مین سے کم ایک شخص بھی بشرطیکہ وہ کچھ علم و فہم رکھتا ہو امی و جاہل محض نہین جسکا کسی امر مین کچھ اعتبار نہین ہوتا) ایسا نہ نکلیگا۔ جو انکو بمنزلہ پیغمبر یا ہم رتبہ امام مذہب سمجھتا ہوگا۔

اسکا سر و منشاء جسمین کسی منصف مزاج کو شک و تردد کی گنجایش نہین یہ ہے کہ یہ فرقہ اہلحدیث بجز پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کسی صحابی (ابو بکر عمر فاروق علی مرتضے عثمان رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین) کسی تابعی (حسن بصری زہری سعید بن المسیب وغیرہ رضوان اللہ علیہم) کسی امام (ابو حنیفہ شافعی مالک احمد بن حنبل رضے اللہ عنہم) کسی صوفی جنید بغدادی شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ رضی اللہ عنہم کسی مولوی زندہ یا مردہ کا محض مقلد نہین ہے۔ اور اسیوجہ سے اس گروہ کا نام انکے مخالفون نے لامذہب و غیر مقلد رکھا ہوا ہے۔ پھر بیچارے نواب صاحب کو (خواہ وہ کیسے ہی بڑے کمال دینی و دنیوی تک فایز ہون) یہ لوگ کیا جانتے ہین اور انکے ذاتی خیال و مقال کی بلا دلیل تقلید کب کرتے ہین۔ نواب بیچارہ کی کیا خصوصیت ہے۔ اس فرقہ مین کوئی صاحب جو اسوقت مقتدا و پیشوا فرقہ کہلاتے ہین جیسے مسند الوقت شیخ العرب العجم مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیاتہم یا اپنے زمانہ مین کہلا گذرے ہین (جیسے مولانا اسمعیل شہید دہلوی اور مولانا عبد الحی غزنوی متوفی و مدفون امرتسر) ایسے نہین اور نہ تھے جنکے اتباع انکے مقلد ہون۔

مولانا اسمعیل شہید کے اقوال و افعال پر اسوقت بہت لوگ خواص بلکہ عوام معترض ہین۔ مینے ایک مولوی صاحب سے جو امرتسر مین رہتے ہین اپنے کانون سے سُنا ہے (صتتان لم تسمعا) کہ "مولانا اسمعیل نے جو سکھون سے جہاد کیا تھا وہ جہاد نہ تھا فساد تھا۔"

اور انکی کتاب **صراط مستقیم و منصب** امامت پر تو اکثر لوگ اس گروہ کے معترض ہین اور ان حالات مقامات سے جو اہل اللہ کے لئے اُنہون نے ثابت کئے ہین صاف منکر **مولانا و شیخنا دہلوی** سے اس خاکسار کا (جو آپکے احقر تلامذہ سے ہے اور علوم دین مین جو فیض پایا انہی کی درگاہ سے پایا) مسح جو رب مین خلاف ہے آپ سوتے جرابون پر مسح کو پسند نہین کرتے اور خاکسار اسکا مجوز بلکہ عامل ہے۔

شیخ مرحوم غزنوی سے خاکسار کا تاویل صفت معیت مین اختلاف ہے آپ معیت کی علم سے علم تاویل کرتے تھے خاکسار اسمین تفویض کو پسند کرتا ہے۔ چنانچہ اشاعۃ السنیۃ نمبر (۱ و ۲) جلد (۸) مین لکہہ چکا ہے۔ جو صاحب عام لوگون مین ہمارے اتباع کہلاتے ہین وہ کئی مسایل مین ہمارے مخالف ہین۔ **اور طرفہ یہ** ہے کہ بعض انمین عامی ہین۔ پہر وہ برملا کہتے ہین کہ فلان مسئلہ مین ہماری رائے مولوی صاحب کے مخالف ہے۔

ایسے لیبرل اور آزاد اور بے قید **فرقہ کی نسبت** یہ کہنا کہ نوابصاحب کا خیال و مقال اس گروہ کے تمام اشخاص کا خیال و مقال ہے۔ کیونکہ صحیح و انصاف ہو سکتا ہے۔

ہم کو اپنے علاتی **بہائیون** اہل تقلید پر کمال درجہ کا **افسوس** و تعجب ہے کہ **وہ ہم کو لامذہب و غیر مقلد** بھی کہتے ہین **پہر اسکے** مخالف **نوابصاحب کا مقلد** اور انکے مذہب کا پیرو بھی بتاتے ہین۔ یہ دو متناقض باتون کا قایل ہونا نہین تو کیا ہے۔

اور اگر بلا لحاظ و ثبوت اس امر کے کہ کوئی فرقہ کسی خاص شخص کا مقلد ہے اس شخص کے قول و فعل کو کل فرقہ کا قول و فعل قرار دینا اور ایک کی بغاوت سے کل فرقہ کو باغی کہنا جایز ہے۔ تو اس الزام سے کوئی شخص کسی فرقہ کا بری نہین ہو سکتا کیونکہ صفحہ ہستی پر ایسی کوئی قوم نہین جسمین کوئی نہ کوئی مفسد و باغی نہو۔ اسکے نظایر اس وقت یوروپ کے مہذب اقوام آیرش وغیرہ مین

بکثرت پائی جاتی ہین - جن کی تفصیل ہم اشاعۃ السنۃ نمبر (۱۰) جلد (۸) مین کر چکے ہین -

ہمارے اس بیان پر شاید ہمارے بہائی یہ اعتراض کرین کہ اس گروہ نے تو نواب صاحب کو مجدد و مجتہد وقت تسلیم کر لیا ہے پھر ان کے مقلد نواب نہو نے کے کیا معنے اور ان کے خیال و مقال سے اس فرقہ کے الگ رہنے کی کیا وجہ - اس کا جواب یہ ہے کہ مجتہد تو اس فرقہ کے خواص سے کسینے نوابصاحب کو نہین کہا - گو بعض اوصاف مجتہدین اور قوت اجتہاد کا انمین پایا جانا تسلیم کیا ہے - اور اگر کسینے اُنکو مجتہد کہا بھی ہے تو اس سے قابل کالبہ جائے کل فرقہ کا) مقلد نوابصاحب ہونا ثابت نہین ہوتا یہ فرقہ مجتہدین اربعہ و بعض محدثین سابقین (امثال امام بخاری وغیرہ) کو مجتہد مانکر انکے مقلد نہ بنے تو نوابصاحب کو مجتہد کہنے سے اُنکے مقلد کیونکر ہو گئے - کہ ان کے افعال و اقوال اُن کے افعال اقوال ہو سکین -

ہان نوابصاحب کو اس فرقہ کے بعض اشخاص نے مجدد ضرور تسلیم کر لیا ہے - اور سب سے پہلے جس نے یہ لقب اُن کے لئے تجویز کیا ہے وہ یہی خاکسار ایڈیٹر ہے - مگر کسیکو مجدد تسلیم کرنے سے اسکا مقلد بن جانا کسیکے وہم و خیال مین نہین آتا - مجدد ہونا بعض ایسے معنے بھی رکھتا ہے جس مین اجتہاد و تقلید کا دخل ہی نہین - جیسے صوفیون اور زاہدون کا مجدد ہونا وغیرہ علی ہذا القیاس -

---

بقیہ ہماری اس کلام سے وہ خواص مستثنے و خارج ہین - جن کو نوابصاحب سے کوئی خاص تعلق ملازمت وغیرہ رہا ہے - اور اُنہون نے آپکی کتب مطبوعہ کی تقریظات و تواریخ طبع مین آپ کو مجتہد کہا ہے -

ہم نے نوابصاحب کو صرف دو وصف کے لحاظ سے مجدّد کہا ہے

ایک یہ کہ اُن سے علوم کی خوب ترویج و تشہیر ہوئی ہے۔ بہت سی کتابین تصانیف سلف مختلف علوم مین اُنہون نے بصرف زر چھپوا کر ملکون مین شایع کی ہین۔ اور بعض کتابین تصانیف سلف سے ملخص کرکے اُنہون نے خود بھی بنا ئی اور چھپوا ئی ہین۔

دوسری وصف۔ بعض مراسم اسلام کو زندہ کرنا۔ اور بعض رسوم بد کو مٹانا جنکی تفصیل اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۶ مین ہو چکی ہے۔ اِن دونو وصف کے علاوہ کسی وصف علمی اجتہادی وغیرہ مین ہم نے اِن کو مجدد نہین کہا۔ اور **اِن دونو اوصاف** مین مجدد ہونے سے اُنکا **مجتہد ہونا لازم نہین آتا**۔ چہ جاے لوگون کا اُنکا مقلد ہونا۔

اِس جواب کو بنظر انصاف پڑہنے سے امید ہے ہمارے بہائی اپنے اعتراض کو واپس لینگے۔ اور اس فقرہ کے کسی اہل علم کو نواب صاحب کا مقلد نہ کہینگے۔ اور نہ اُنکے خیال و مقال کو اُنکا خیال و مقال قرار دینگے۔

گورنمنٹ نے اگر ہمارے بہائیون کی اسبات سے **دہوکا** کہایا اور اُنکی تجویز سزا پر عمل کرنا چاہا ہے (چنانچہ فی الحال ہندوستان و پنجاب کے فرضی وہابیون کی مردم شماری کے حکم سے۔ جسکا ذکر مشیر قیصر لکھنو۔ علیم الاخبار کلکتہ وغیرہ اخبارون مین ہوا ہے مفہوم ہوتا ہے) تو از راہ عطوفت خسروانہ و معدلت شاہانہ **وہ اس دہوکہ** سے بچے اور اُنکی تجویز کو معرض قبول مین جگہہ نہ دے نوابصاحب کے خیال کو (اگر گورنمنٹ اسکو بُرا ہی سمجھتی ہے) ہندوستان و پنجاب کے کسی اہلحدیث کا خیال نہ سمجھے۔ خصوصاً اِن لوگون کا جن کی وفاداری کا وہ نازک فتنون مین امتحان کر چکی ہے اور اِن کو خیر خواہی و وفاداری کا سارٹیفکٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

دی چکی ہے۔

اِس مضمون کا اصلی باعثِ تحریر اسی امر کا جتانا ہے۔ نوابصاحب کی تائید مین جو کچھ اِس مضمون مین لکہا گیا ہے۔ وہ تبعاً ہے اور اس غرض سے کہ اُن کے سبب سے کل قوم ناحق بدنام نہو۔

اب ہم اِس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اپنی بیدار مغز گورنمنٹ سے امید رکہتے ہین کہ وہ پوری توجہ و انصاف سے اِسکو ملاحظہ فرمائیگی اور داد حق دیگی۔

ناظرین و مناظرین (معاصرین) کیخدمت مین

التماس

اسمضمون مین ہمنے اپنے خیال مین نہایت راست بازی و آزادی و غیر طرفداری سے نوابصاحب بہوپال اور اِنکے گروہ اہلحدیث کی الزام بغاوت گورنمنٹ سے برارت کی ہے۔ لہذا جو ہمعصر و اہل نظر ہمارے اس ادعا و خیال سے متفق ہون وہ اپنے اخبارون وغیرہ تحریرون مین اِس مضمون کی بڑی جوش کے ساتھ تائید کرین اور جنکو اسمین ناراستی و ناواجب رعائت کا شبہ ہو وہ بلا لحاظ و بے تکلف اِس مضمون کے ناراست باتونپر نکتہ چینی کرکے ہم کو اسپر مطلع کرین۔ ہم اُنکی نکتہ چینی کو انصاف پر مبنی پائینگے تو بڑے مسرت و ممنونی کے ساتھ اپنے خیال سے رجوع کرکے اُنکے ساتھ ہو جائینگے۔ اور اگر اسمین غلطی یا خطا پر متنبہ ہونگے۔ تو بڑے ادب کے ساتھ اس غلطی پر ان حضرات کو متنبہ کرینگے۔ ہمارا مقصود اِس مضمون کی تحریر سے حق پرستی ہے نہ قوم پرستی یا سخن پروری انصاف کے ساتھ سلطنت و رعایا مین اقامت رابطہ اتحاد و یکجہتی ہے نہ سلطنت یا رعایا کو دہوکہ دہی۔ لہذا ہم حق و انصاف کے ساتھ ہین۔ جہان ہو اور جسکے پاس ہو اور ناحق و خلاف انصاف کے مخالف ہین خواہ کسیکی جانب ہو۔ واللہ الموفق۔